افادات: شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمہ اللہ
ضبط و ترتیب: مولانا عبد القیوم حقانی
بیاد مجلس شیخ الحدیثؒ

صحبتے با اہلِ حق

عورتوں کی حکمرانی کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہوں

علماء اور طلبہ علوم دینیہ کا ایک وفد جس میں پشاور، مردان، ڈیرہ اسمٰعیل خان اور دیر کے علماء شریک تھے۔ حضرت اقدس شیخ الحدیثؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ملک کی سیاسی صورتِ حال پر تبصرہ ہوا اور موجودہ حالات (۸۶ء) میں اہلِ علم کے لئے کرنے کا کام اور سیاسی راہِ عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

توقائد شریعت حضرت شیخ الحدیثؒ نے ارشاد فرمایا: موجودہ حالات میں خواہ مخواہ انقلاب کا کچھ فائدہ نہیں جب تک اسلامی اور دینی انقلاب نہ ہو علماء کی قربانیاں، طلبہ کی محنتیں اور دیندار لوگوں کی جدوجہد اور مساعی رائیگاں جائیں گی، آخر یہ حالات تمہارے سامنے ہیں سوشلزم کا عفریت اور اباحیت کا سیلاب چڑھتا ہوا ہے ایسے حالات میں مغربی جمہوریت کی بحالی اور محض الیکشن اور انقلاب بے دینوں کو فائدہ پہنچائے گا، اور دیندار لوگوں کی تذلیل ہوگی۔ میری رائے یہ ہے اور اپنے حد تک اس کی کوشش بھی شروع ہے اور میں نے سمیع الحق سے بھی کہہ دیا ہے کہ اپنی ساری توانائیاں اور قوتیں نفاذِ شریعت کے لئے صرف کر دو اور جب ایک شخص اسلام کا نعرہ لگا رہا ہے جب وہ اسلام کی بات کرتا ہے تو اس پر واضح کر دو کہ وہ اپنے دعویٰ اور نعرہ کو عمل کی صورت میں دکھائے مجھے حیرت ہے کہ آپ علماء ہیں اور انقلاب انقلاب کے نعرے لگا کر کس کی حمایت کر رہے ہیں؟ کس کے پلّے میں انقلاب ڈال رہے ہیں انقلاب کے نتیجے میں بدترین لوگ آئیں گے اور غلط نظریات آئیں گے اور خدانہ کرے کہ عورتوں کی حکومت آجائے پورے عالم میں رسوائی ہوگی میں تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتا مگر لوگوں کا جو سیلاب دیکھتا ہوں اور اپنے ملک اور سیاستدانوں کے جو حالات دیکھتا ہوں تو اندیشہ یقین میں بدلنے لگتا ہے اور عورتوں کی حکمرانی کے تصور سے کانپ اٹھتا ہوں۔ اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے اور ایسی حالات سے دوچار نہ فرمائے۔ ایسے حالات میں علماء اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آنے والے گندے اور قوم و ملت کے حق میں رسواترین انقلاب کے لئے رکاوٹ بن جائیں۔

مدارِ حکومت علم نہ کہ مال

ارشاد فرمایا! علم بھی وہ نعمت ہے کہ طالوت کے متعلق جب قوم نے اعتراض کیا کہ یہ مفلس ہے حکومت چلانے کے لائق نہیں، تو جواب ملا کہ حکومت کے لائق تو صرف یہی ہے اور وجہ بتائی وزادہ

بسطۃ فی العلم والجسم کہ مدارِ حکومت علم ہے نہ کہ مال و دولت۔ علم کو اول ذکر کیا کہ حکومت کا منشاء علم ہے، فوجی طاقت کو بعد میں ذکر فرمایا۔ نیابتِ خداوندی کا منشاء بھی علم ہے جس کے لئے ہم اور آپ نے خود کو دارالعلوم کے اس احاطہ میں مقید کر دیا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کرم ہے ہمارا کمال نہیں۔ بعض دیہاتی اور گنوار لوگ جو اپنے اسلام لانے کو حضورؐ پر جتلایا کرتے تھے ان کے بارے کو حضورؐ کو ارشاد ہوا:۔

یمنون علیک ان اسلموا قل	آپ ان دیہاتیوں کو کہہ دیجئے کہ آپ اسلام
لا تمنوا علی اسلامکم	لانے کو ہم پر نہ جتلائیں کہ اللہ کا تمہارے
بل اللہ یمن علیکم ان	اوپر احسان ہے کہ اس نے تم کو اسلام کی
ھداکم للایمان (پ ۲۶)	توفیق دی۔

پاکستان کے دس کروڑ مسلمان یا روئے زمین کے اسّی کروڑ سے زائد مسلمانوں میں سے کسی کو اس کام کے لئے منتخب کرنا اسی کی عنایت اور مہربانی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہر وقت سربسجود رہیں کہ اللہ نے ہمارے والدین اور رشتہ داروں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ ہم کو زمینداری صنعت و حرفت تجارت و مزدوری اور اپنی خدمت کے بجائے علم میں لگا دیا قال اللہ اور قال الرسولؐ سیکھنے کے لئے بھیجا اور قرآن اور حدیث کے سامنے ہمارے زانو تہہ کرائے۔

علم کی اولین شرط تصحیح نیت ہے

ارشاد فرمایا۔ علم کی تحصیل میں اولین اور اہم چیز نیت ہے ایک آدمی جب ایک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے عزم اور نظریہ پہلے سے بناتا ہے۔ مقصد متعین کرتا ہے اگر یہ نیت ہو کہ آگے قبر، حساب کتاب کا مرحلہ ہے۔ خدا کے ہاں پیشی ہونی ہے اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اس کی مرضیات کا حصول ضروری ہے، اور رضا کے حصول کے لئے علم ہی ذریعہ ہے۔ اب اگر پہلے سے علم اور اپنی زندگی کا مقصد متعین کر دے تو اس کا درجہ غازی اور شہید کے برابر ہے۔ شہید وہ ہے جس کا ایک نظریہ و عقیدہ اور عندیہ ہو اور لوگ اس کے نظریہ اور عقیدہ کی مخالفت کرتے ہیں مگر یہ اس کی صداقت پر مطمئن ہوتا ہے کہ سر جائے تو جائے مگر اس نظریہ کے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس کا تعلق دل سے ہے یہ دل میں رچ جاتا ہے۔

مقصد کی خاطر قربانی

ارشاد فرمایا۔ آپ کو صحابہؓ کے واقعات معلوم ہیں اور پڑھنے کے دوران بھی معلوم ہوتے جائیں گے۔ حضرت جعفر طیارؓ کا ایک نظریہ تھا کہ زندگی کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور اعلاء اسلام ہے۔ میدانِ جنگ میں اسلام کا جھنڈا بلند کئے ہوئے ہیں۔ کافروں نے تلوار ہاتھ کاٹ دیا، دوسرے ہاتھ سے جھنڈا تھام لیا کہ گرنے نہ پائے۔ دوسرا ہاتھ کاٹا گیا، تو کہنیوں سے پکڑ کر سینہ سے لگا لیا۔ اور مرتے دم تک گرنے نہ دیا۔ کافروں نے تلواروں سے شہید کیا۔ تو گر پڑے۔ کتابوں میں ہے کہ حضرت جعفر طیارؓ کے دانت جھنڈے میں پھنس گئے تھے اور بمشکل جھنڈا ان کے دانتوں سے الگ کیا گیا۔ ان حضرات کا ایک عقیدہ تھا اور اس پر اذعان تھا۔ کفار اس نظریہ کے مخالف

تھے۔ مگر ان میں جب تک جان باقی تھی وہ اس کا تحفظ کرتے رہے یقین تھا تب تو عمل بھی ایسا پیش کیا۔

دین کے لئے ہمارے اکابر کی قربانیاں

ارشاد فرمایا: ہندوستان کے دور اول میں بہت سے علماء شہید ہوئے بر سر راہ سینکڑوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ ہمارے شیخ الشیوخ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند انار کے ایک درخت کے نیچے دین کی حفاظت کا کام شروع کیا۔ انگریز اسلام کو یہاں سے ختم کرنا چاہتا تھا اور جس طرح اندلس اور سمرقند و بخارا میں مسلمانوں کا حشر ہوا وہی حالت یہاں بھی دہرانا چاہتا تھا اور ہمارے یہی اکابر میدان میں آئے وہ سمجھ رہے تھے کہ دین کی حفاظت کی یہی ایک صورت ہے ان کے پاس وسائل و ذرائع نہیں تھے مگر محض اللہ کے بھروسہ پر کام کا آغاز کیا آج جو کچھ بھی ہے اسی اخلاص اور قربانیوں کا ثمرہ ہے۔

علم کی برکت سے دنیا کی آسودگی

ارشاد فرمایا: میں آپ کو کیا عرض کروں، حرص اور لالچ کا تو علاج نہیں ورنہ علم کی وجہ سے ہمیں دنیا کی آسودگی بھی حاصل ہے۔ ہمارے کپڑے عوام سے اچھے ہیں۔ ہمیں پانچ وقت صفائی کا موقعہ ملتا ہے جو اوروں کو نصیب نہیں۔ ہمیں اوروں سے زیادہ آرام و راحت میسر ہے۔ کسی کا ایک مہمان بھی اگر دوسرے دن رہے تو سگا بھائی کیوں نہ ہو اس کی خدمت سے تنگ آجاتا ہے مگر ہم ہر وقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مہمان ہیں اور اس نے اپنے بندوں میں علماء و طلبہ کی خدمت کے لئے ایسے لوگ پیدا کئے جو تمہاری خدمت اپنے اوپر انعام خداوندی سمجھتے ہیں۔ تمہاری ضروریات پوری کرتے ہیں وہ اپنے بچوں سے تمہیں زیادہ محبت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ برکت ہے علم کی۔

علم کے لئے اذعان و یقین ضروری ہے

ارشاد فرمایا: کہ علم جیسی نعمت خداوندی کا شکر ادا کرنا اور قدر کرنا ضروری ہے علم کے لئے اس کی ضرورت ہے کہ جو چیز ہم کتابوں اور اساتذہ سے سیکھیں اس پر ہمارا اذعان و یقین ہو۔ ایک تو صرف رسم ہے کہ بعض لوگ علم سیکھتے ہیں یا باپ دادا عالم تھے تو اس لئے میں بھی علم حاصل کروں اور ایک طریقہ یہ ہے کہ کچھ پڑھا جائے اس پر دل مطمئن ہو اور یقین و اذعان ہو کہ یہ درست ہے۔

بھائیو! علم کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ قلب و روح اور رگ و ریشہ میں رچ بس جائے اور یہ کہ اس میں ثواب و عقاب کا ذکر ہے اور جو وعید ہے وہ یقیناً مرتب ہونے والا ہے اور اگر یہ حالت نہ ہو تو علم فائدہ نہ دے گا۔

حدیث کی روشنی میں طالب علم کی تین قسمیں

ارشاد فرمایا: حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وحی کی مثال بارش کی طرح ہے کہ اس سے دل اور بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے۔ زمین تین قسم کی ہوتی ہے ایک وہ زمین جس نے اپنے اندر پانی جذب کیا چند دن کے بعد سبزہ اور پھول ترکاری اور قسم قسم کے باغات اگائے۔ زمین سرسبز و شاداب بن گئی۔ جیسے ہمارے علاقہ کی سنگلاخ زمین کہ گویا وادی غیر ذی زرع ہے۔ پچھلے دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوئی زمین نے پانی جذب کیا۔ اب ہر طرف سبزہ اور بہار ہے۔

دوسری قسم وہ زمین ہے جس نے پانی کو جذب نہ کیا۔ مگر پانی کو محفوظ کیا۔ نیچے کی تہ سخت ہے، پانی جذب نہیں کرتی۔ اور چونکہ وہ زمین پست ہے اور گڑھا ہے، اور پستی تواضع کی علامت ہے، اب اگرچہ اس سے سبزہ نہ اُگا مگر مخلوقات کو فیض پہنچ رہا ہے۔ سب چرند پرند حیوانات آ آ کر اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ اور پانی لے جاتے ہیں۔

تیسری وہ قسم وہ زمین ہے جس نے پانی نہ جذب کیا اور نہ پانی کو محفوظ رکھا جیسے پہاڑ اور ٹیلے وغیرہ بلکہ ادھر بارش ہوئی اور ادھر سارا پانی بہہ کر ضائع ہو گیا۔

تو وحی میں حیات کا مادہ ہے اس کے طالب بھی تین قسم کے ہیں۔ ایک طالب وہ ہے کہ علم کی راہ میں گھر سے نکلا بے نمازی تھا، ڈاڑھی منڈا تھا۔ خلاف سنت کام کرتا تھا۔ یہاں آ کر چند دن میں بدل گیا۔ اب اس پر اعمال صالحہ، اتباع سنّت، عاجزی اور تواضع کے پھول اور چہرہ پر سنّت نبوی ﷺ کا سبزہ اُگ آیا۔ اب لوگ اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ اس کی بداخلاقی، درشت کلامی، سب وشتم اور بدعملی یکایک کیسے بدل گئی یہ وہ طالب علم ہے جس نے بارش کو اپنے اندر جذب کیا۔ بعض ایسے طلبہ بھی ہیں کہ جنہوں نے علوم و معارف جمع کئے اور اب ان کو اوروں تک پہنچاتے ہیں گو خود زیادہ فائدہ نہ اٹھایا مگر دنیا کو فائدہ پہنچایا۔

تیسری قسم وہ ہے کہ نہ خود علم حاصل کیا اور نہ اوروں تک پہنچایا یہ چٹیل میدانوں اور بنجر زمین اور ٹیلوں کی مانند ہیں کہ نہ علم کو جذب کیا اور نہ اوروں کے لئے محفوظ کیا۔ صحیح معنوں میں علم حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔ الحمدللہ بعض ایسے بھی ہیں کہ علم اس لئے حاصل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور اس کی خوشنودی کا راستہ معلوم ہو۔

Servis
سروس شوز
سروس طرز انداز
پائیدار . دلکش . موزوں اور
واجبی نرخ پر
وضو ہر وقت رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے